Attainment of unbreakable unity and steadfastness through disciplined formations

سورة الصّف

Chapter 61

آیات 14

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ①

1- جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ اللہ کے متعین کیے گئے مقاصد کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے، کیونکہ اللہ وہ ہے جو لامحدود غلبے اور تسلط کا مالک ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حد یں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ②

2- اے اہلِ ایمان! تم وہ کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو (کیونکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں سرگرمِ عمل ہے وہ جو کچھ کر رہا ہے اسی کا وہ اظہار کر رہا ہے اور وہ اس میں سچا ہے۔ لہٰذا، ان کی طرف تمہاری توجہ اس لئے بھی دلائی گئی ہے تاکہ تم بھی جو کہتے ہو، اسے پورا کرو)۔

کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ③

3- (اللہ کے قوانین کے مطابق یہ سخت قابلِ گرفت ہے کہ کائنات میں جو جس چیز کا اظہار کر رہا ہے اس کے مطابق سرگرمِ عمل نہ ہو۔ اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔ اسی لئے) اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم وہ کچھ کہو جو تم کرتے نہیں ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِهٖ صَفًّا کَاَنَّهُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ ④

4- (لہٰذا، اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو خالی باتیں کرتے رہتے ہیں اور عمل و ایثار کرنے کے وقت بہانے سازیوں پر اتر آتے ہیں کیونکہ) حقیقت یہ ہے کہ اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کے راستے میں (یعنی ضرورت پڑنے پر جو اس کے نازل کردہ نظام کے قیام و استحکام کے لئے، سروں پر کفن باندھ کر میدانِ جنگ میں نکل آتے ہیں) اور پھر اس طرح صفوں میں جم کر لڑتے ہیں گویا وہ ایک ایسی دیوار ہیں جسے سیسہ پلا کر (مستحکم کر دیا) گیا ہو۔

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِهٖ یٰقَوۡمِ لِمَ تُؤۡذُوۡنَنِیۡ وَقَدۡ تَّعۡلَمُوۡنَ اَنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡکُمۡ ؕ فَلَمَّا زَاغُوۡۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ ؕ

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

5-اور (اگر تم گزری قوموں کے حالات دیکھو تو ان میں قومِ موسیٰؑ کی بھی یہ حالت تھی کہ وہ باتیں بہت بناتی تھی اور عمل کے وقت بہانہ سازیاں شروع کر دیتی تھی۔ چنانچہ) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم میرے لئے مصیبت اور اذیت کا باعث کیوں بنتے رہتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں (اس لئے میں تمہیں جس راستے پر چلاتا ہوں وہ اللہ کا ہی آگاہ کیا ہوا ہے اور وہ تمہارے ہی فائدے کا ہے)۔ مگر جب وہ ٹیڑھے چلتے رہے (تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ نے ان کے دلوں کو یعنی ان کی سمجھ بوجھ کو بھی ٹیڑھا کر دیا۔ (کیونکہ یہ اللہ کا قانون ہے کہ) اللہ ایسی قوم کی درست منزل کی جانب رہنمائی نہیں کرتا (لا یھدی) جو نشو و نما دینے والی حفاظتوں کے قوانین کی حدوں سے نکل کر انسانوں کے لئے بگاڑ کا باعث بن چکی ہو (فاسقین)۔

اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

6-اور (یہی وہ قومِ اسرائیل تھی جس میں پیدا ہونے والے) عیسیٰ ابنِ مریم نے ان سے کہا تھا! کہ اے بنی اسرائیل! یہ حقیقت ہے کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ (اس لئے میں تمہیں جس راستے پر چلاتا ہوں وہ اللہ کا آگاہ کردہ ہے اور وہ تمہارے ہی فائدے کا ہے) اور مجھ سے پہلے جو کچھ (تمہاری کتاب) تورات میں آیا تھا اسے سچ کر دکھانے کے لیے آیا ہوں۔ اور میں تمہیں اللہ کے ایک اور رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہوگا۔ چنانچہ جب وہ (رسولؐ) ان کے پاس واضح دلائل لے کر آ چکا، تو انہوں نے کہا (کہ جو کچھ یہ بتا رہا ہے وہ وحی نہیں ہے بلکہ) یہ کھلا کھلا جادو ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

7-حالانکہ (انہوں نے خود ہی اپنی کتابوں میں اپنی طرف سے باتیں شامل کر کے انہیں اللہ کی طرف منسوب کر دیا ورنہ اس رسول (محمدؐ) کی آگاہی تو خود ان کی کتابوں میں تھی۔ چنانچہ ان سے کہو کہ) اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے (یعنی خود ساختہ باتوں کو اللہ کی طرف منسوب کر دے) اور خاص کر کے جب وہ اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو۔ (یاد رکھو) اللہ ایسی قوم کی درست منزل کی جانب رہنمائی نہیں کرتا جس نے ظلم کے راستے اختیار کر رکھے ہوں۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

8-(بہرحال، سچائیوں کا انکار کرنے والے) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے نُور کو اپنے مونہوں سے (یعنی اپنی پھونکوں سے) بجھا دیں جبکہ اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے (یعنی قرآن کو مکمل طور پر نازل کر دیا جائے گا) چاہے یہ بات کافروں پر کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔

ع 1 9 9

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ ۝۹

9-(لہٰذا) اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ضابطۂ ہدایت کے ساتھ بھیجا اور یہ ایسا دین ہے جو یکسر سچائیوں پر مبنی ہے (اور مقصد یہ ہے کہ اس نظامِ حیات کو) تمام ادیان (یعنی تمام نظام ہائے زندگی) پر غالب کر دیا جائے، چاہے یہ مشرکوں پر کتنا ہی ناگوار گذرے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا هَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنۡجِیۡکُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۝۱۰

10-(بہرحال) اے اہلِ ایمان! آؤ میں تمہیں (زندگی کے ایک اور بلند اصول سے آگاہ کروں اور اس کا تعلق ایک کاروبار سے ہے۔ چنانچہ میں تمہیں ایسی) تجارت کا پتہ دیتا ہوں جو تمہیں غم والم پیدا کرنے والے عذاب سے نجات دے گی۔

تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُجَاهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِکُمۡ وَاَنۡفُسِکُمۡ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝۱۱

11-(اور وہ تجارت یہ ہے) کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو (کہ ان کی جانب سے جو آگاہی آئی ہے وہ سچ ہی سچ ہے)۔ چنانچہ تم اللہ کے راستے یعنی اللہ کی نازل کردہ مستقل انسانی قدروں (کے قیام واستحکام کے لئے) اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم (عقل وبصیرت سے جاننے کی کوشش کرو گے تو تمہیں) علم ہو جائے گا کہ یہ (تجارت) تمہارے لئے خیر یعنی خوشگواری اور سرفرازی کا باعث بنے گی، 9/111۔

یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَیُدۡخِلۡکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۝۱۲

12-(نتیجہ یہ ہو گا کہ) وہ تمہیں ان تباہیوں سے بچا کر محفوظ کر لے گا جو تمہارے پیچھے لگی رہتی ہیں (کیونکہ اس جہاد کی کامیابی ہی تمہیں سرفراز کر سکتی ہے)۔ اور وہ تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے نیچے ندیاں رواں ہوں گی۔ اور ان سدا بہار جنتوں میں رہنے کے لئے خرابیوں سے پاک خوشگوار قیام گاہیں عطا کر دی جائیں گی۔ لہٰذا، یہ ہے وہ کامیابی جو عظمت سے بھری ہوئی ہے۔

(نوٹ: ذنوب کا مادہ (ذ ن ب) ہے۔اور اس کا بنیادی مطلب ہے دُم۔ اسی سے اس کا مطلب وہ تباہی جو پیچھے پیچھے لگی رہے، لیا جاتا ہے۔اور اسی سے اس کا مطلب بُرا انجام بھی لیا جاتا ہے۔لیکن بعض مفسرین اس کا مطلب گناہ لیتے ہیں۔مگر اس آیت میں اس کا مطلب پیچھے لگی رہنے والی تباہی لیا گیا ہے)۔

وَأُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾

13-اور (ان کے علاوہ) ایک اور چیز جس سے تمہیں بڑی محبت ہے (وہ یہ ہے کہ تم چاہتے ہو کہ اللہ کے نظام کے قیام و استحکام کے لئے تمہاری جدوجہد دُور دُور تک کامیاب ہو جائے۔لہٰذا) اللہ سے مدد اور وہ فتح جو زیادہ دُور نہیں (سمجھو کہ بس ملنے والی ہے)۔اور اہلِ ایمان کو اس کی خوشخبری سنا دو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿١٤﴾

ع 2 5 10

14-(لیکن اللہ سب کچھ خود بخود نہیں کر دے گا، بلکہ) اے اہلِ ایمان! تم اللہ کے مددگار بن جاؤ (یعنی اللہ کے نازل کردہ احکام وقوانین کو نافذ کرنے کے لئے دانش اور جذبوں کی پوری سچائی سے جدوجہد شروع کر دو۔اور یہ کوئی نیا مطالبہ نہیں جو تم سے کیا جا رہا ہے۔اس سے پہلے بھی ایسی کوششیں جہاں جہاں ہوئی ہیں، انسان ہی اپنے لئے اللہ کے دست و بازو بنے ہیں، جیسے کہ) عیسیٰ ابنِ مریم نے بھی اپنے مخلص رفقاء سے یہی کہا تھا کہ تم بتاؤ کہ تم میں کون ہے جو اللہ کی طرف (سے نازل کردہ نظام کے قیام واستحکام کے لئے) میرا مددگار رہے۔(اس کے جواب میں) انہوں نے کہا تھا! کہ (اس مقصد کے لئے) ہم اللہ کے مددگار ہیں۔(ان کی ان کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا) کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ (اس نظام کی صداقت) پر ایمان لے آیا۔لیکن دوسرے گروہ نے نازل کردہ سچائیوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔(ان دونوں میں کشمکش ہوئی تو) ہم نے ان لوگوں کو (جو اس دین پر) ایمان لائے تھے، ان کے دشمنوں کے خلاف مدد دی۔اور وہ غالب آ گئے۔(چنانچہ، اے رسولؐ! یہی اُس وقت ہوا تھا اور یہی اِس وقت ہوگا)۔